© rasailojaraid.com

بیگم رعنا لیاقت علی خان کا خواتین کی
فلاح و بہبود میں حصہ

فرح گل بقائی

تحریکِ پاکستان کے دوران مردوں کے دوش بدوش خواتین نے بھی تحریکِ آزادی میں اہم کردار ادا کیا- اس باوقار گروہ میں، بیگم محمد علی، محترمہ فاطمہ جناح، بیگم رعنا لیاقت علی خان، بیگم شاہنواز اور بیگم شائستہ اکرام اللہ کے نام سرِ فہرست ہیں - بیگم لیاقت علی خان نے قیامِ پاکستان و استحکامِ پاکستان کے لیے جو کارہائے نمایاں انجام دیئے وہ خصوصی اہمیت کے حامل ہیں- قیامِ پاکستان کے بعد انہوں نے ملک و ملت کی تعمیر کے لیے جن معاشرتی ذمہ داریوں کا بیڑا اٹھایا اور انہیں احسن طریقے سے پایہ تکمیل تک پہنچایا، اس سے ہماری آئندہ نوجوان نسلیں سبق حاصل کرکے وطنِ عزیز کی فلاح و بہبود میں نمایاں کردار ادا کر سکتی ہیں- تاہم ان کی خدمات کا سب سے درخشاں پہلو وہ شاندار کردار ہے جو انہوں نے خواتین کی تنظیم ، ان کے حقوق کے تحفظ اور ان کی اجتماعی فلاح و بہبود کے لئے ادا کیا-

حقوقِ نسواں کے لیے عملی جدوجہد

بیگم رعنا لیاقت علی خان صرف ایک اولو العزم لیڈر کی اہلیہ ہونے کے ناتے سے ہی لوگوں میں مشہور نہیں ہوئیں بلکہ حقیقت یہ ہے کہ وہ اپنے رفاہی کاموں اور فلاحی خدمات کی وجہ سے ابتک لوگوں کے دلوں میں زندہ ہیں- قیامِ پاکستان کی ابتداء سے ہی رعنا لیاقت علی خان حقوقِ نسواں کے تحفظ کے لیے سرگرمِ عمل رہیں- انہوں نے فیلڈ مارشل ایوب خان کے دور میں عائلی قوانین کی تائید کی - خواتین کے لیے سی، ایس، ایس کے امتحانوں میں شرکت، وزارتِ خارجہ اور ضلعی انتظامیہ گروپ (D.M.G.) سمیت مختلف شعبوں میں ملازمت

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کے حقوق حاصل کرنے میں اہم کردار ادا کیا- جب بھی ملک میں ایسے قوانین پیش کیے گئے جن سے خواتین کے حقوق پر زد پڑتی تھی، ان کے خلاف آواز اٹھانے میں بیگم صاحبہ صفِ اول میں رہیں-

اسّی (۸۰) کے عشرے میں روزنامہ **حریت** کے رپورٹر نے بیگم صاحبہ کا انٹرویو شائع کیا- اس میں ان سے سوال کیا گیا: 'ملک میں اسلامی نظام کی باتیں ہو رہی ہیں- آپ کا تعلق طبقہ نسواں کی بہبودی سے رہا ہے- عورتوں کو جو حقوق اسلام نے دیے ہیں، کیا آپ انہیں کافی سمجھتی ہیں ؟'

بیگم صاحبہ نے جواب میں کہا :

بات یہ ہے کہ اسلام دنیا کا پہلا مذہب ہے جس نے خواتین کو حقوق دیئے - اس معاشی ناہمواری کے زمانے میں اگر عورتیں گھر کی چاردیواری تک محدود ہو جائیں گی تو معاشی اعتبار سے پوری قوم بہت کمزور ہو جائے گی چنانچہ خواتین کے لیے جو کام موزوں ہوں، انہیں کرنے کا ضرور موقع دیا جانا چاہیے مثلاً نرسنگ ، معلمی اور کئی دیگر ملازمتیں ہیں - لیکن اس طرح کہ گھر اور بچوں کی پرورش پر کوئی منفی اثرات مرتب نہ ہوں - باقی رہی آزادی تو آزادی ہر ملک کی روایات کے مطابق ہی اچھی لگتی ہے اور جہاں عورتوں کو کام کرنا ہے وہاں پوری آزادی سے کام کرنے دینا چاہیے -

قیامِ پاکستان کے بعد مہاجر خواتین کی آباد کاری، حصولِ ملازمت، بیوہ خواتین اور یتیم بچوں بچیوں کی باعزت بحالی کے لیے جو خدمات بیگم صاحبہ نے انجام دیں ، انہیں فراموش نہیں کیا جاسکتا- جب پاکستان معرضِ وجود میں آیا تو اسے بہت سے مصائب سے دوچار ہونا پڑا- پاکستانی قوم ان مصائب سے نمٹنے کے لیے اس وقت پوری طرح تیار نہیں تھی- ان مسائل کا مقابلہ کرنے کے لیے پہلی تنظیم بیگم رعنا لیاقت علی خان نے قائم کی- اس تنظیم کا نام ویمن والنٹری سروس (Women Voluntary Service) یعنی "عورتوں کی رضا کار سروس" رکھا گیا- یہ ایک خاموش انقلاب کی ابتداء تھی- ہزاروں کی تعداد میں خواتین

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اس تنظیم کی رکن بنیں اور ہندوستان سے آنے والے اجڑے خاندانوں کی آبادکاری کے لیے اپنی بساط سے بڑھ کر متحرک ہوگئیں۔ انھوں نے مہاجرین کے لیے کپڑے، کھانے پینے کا سامان، دوائیاں اور دوسری اشیائے صرف اکٹھا کرنے میں بہت قابلِ قدر کام کیا۔[1]

ویمن نیشنل گارڈ

پاکستان بننے کے تھوڑے عرصے بعد ویمن نیشنل گارڈ کا قیام عمل میں لایا گیا۔ اس کا مقصد لڑکیوں کو ایسی بنیادی تربیت دینا تھا جس کے ذریعے وہ اپنا دفاع خود کر سکیں اور ابتدائی طبی امداد اور نرسنگ کے بارے میں بھی ضروری معلومات سے لیس ہوں۔ انہیں لڑائی کی صورت میں سگنل کے فرائض کے علاوہ سماجی بہبود کے کاموں، ٹائپنگ اور دوسرے کئی امور کی تربیت بھی دی جاتی تھی۔ مارچ ۱۹۴۸ء میں بیگم لیاقت علی خان نے پاکستان کا ٹج انڈسٹریز ایسوسی ایشن کی بنیاد رکھی۔ اسکا مقصد علاقائی اور چھوٹی چھوٹی صنعتوں کو معدوم ہونے سے بچانا بلکہ مزید فروغ دینے کی کوشش کرنا اور خواتین کے لیے ذریعہ معاش پیدا کرنے کا اہتمام کرنا تھا۔ اس کام کی ابتداء کے لیے باثروت اور مخیر خواتین نے سرمائے کا انتظام کیا۔ علاوہ ازیں بیگم صاحبہ کی اپنی کوششوں سے کئی ہسپتالوں، ڈسپنسریوں اور گھریلو صنعتوں کا قیام عمل میں آیا[2]۔

پاکستان کے قیام کا آغاز ایک ابتلاء کے ساتھ ہوا۔ مشرقی پنجاب میں مسلمانوں کے قتل عام کے بعد لاکھوں کی تعداد میں مہاجرین مغربی پنجاب داخل ہوئے۔ بیگم لیاقت علی خان نے کچھ عرصے کے لیے کراچی کے بجائے لاهور کو اپنا مسکن بنالیا۔ غریب اور نادار لوگوں کا ایک جم غفیر لاهور میں امنڈ آیا تھا۔ جہاں غربت ہو، وهاں وباء اور بیماری کا بھی خدشہ ہوتا ہے۔ اسی زمانے میں رعنا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

لیاقت علی خان نے باقاعدہ سماجی امداد کی مہم کا ادارہ کھولا اور اپنے ساتھ اور خواتین کو بھی شامل کیا - گھر میں بیٹھنے والیاں نہیں جانتی تھیں کہ منظم طریقے سے کیسے لوگوں کی امداد کرنی چاہیے - بیگم رعنا لیاقت علی خان نے اس وقت جو اہم کام انجام دیا، وہ انھی کی پر وقار شخصیت کا حصہ تھا - انھوں نے بیواؤں اور یتیموں کو ھاتھوں ھاتھ لیا- بیگم رعنا لیاقت علی خان کی تحریک پر تلاش روز گار کا محکمہ بھی کھولا گیا - ضرورت کے لحاظ سے دیگر محکمے اور ادارے بھی کھولے گئے تاکہ مہاجرین کی آباد کاری کا کام احسن طریقے سے انجام دیا جا سکے - رضا کار خواتین کے دوش بدوش رعنا لیاقت علی خان بیماروں کی تیمار داری کرتی تھیں -[۳]

بیگم رعنا لیاقت علی خان میں یہ خوبی تھی کہ وہ اتنے نمایاں مقام پر فائز ھوتے ھوئے بھی کمزور اور غریب عورتوں کے دکھ درد کو محسوس کرتی تھیں اور ان کی فلاح و بہبود کے لیے خود کو ھمہ تن مصروف رکھتی تھیں اور خاموشی سے پاکستانی خواتین کی بھلائی کے لیے کام کرتی رہتی تھیں- وہ جانتی تھیں کہ عورتیں کم پڑھی لکھی ھیں- بلکہ خواتین کا ایک بڑا حصہ تو پڑھنے لکھنے سے مکمل طور پر نابلد ھے- یہ بات بھی ان کے مشاھدے میں تھی کہ خواتین کی صحت کا معیار عام طور پر غیر تسلی بخش ھے- اس وجہ سے اکثر بچے بھی کمزور پیدا ھوتے ھیں - کافی عورتیں مردہ بچوں کو جنم دیتی ھیں- نیم تعلیم یافتہ لوگ اس کو خدا کی مرضی کہہ کر بری الذمّہ ھو جاتے ھیں اور انسانی بے بسی کے اظہار پر اکتفاء کرتے ھیں- خواتین اور بچوں کی صحت کی طرف کوئی توجہ نہیں دی جاتی- بیگم رعنا لیاقت علی خان کو پختہ یقین تھا کہ خواتین کو آگے بڑھ کر خود اپنی مدد آپ کرنی ھوگی- انھیں معلوم تھا کہ لاکھوں عورتیں گھروں میں لکڑی کے ایندھن والے چولھوں کے آگے بیٹھی دھواں پھونکتی رھتی ھیں- انھیں تازہ ھوا ،

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ورزش ، تعلیم، روشنی اور اچھی خوراک کی ضرورت ھے تاکہ وہ صحت مند ہوں اور پاکستان کا مستقبل روشن ہو۔ ان خواتین کی پس ماندہ حالت دیکھتے ہوئے بیگم صاحبہ نے اپنے آپ سے عہد کیا کہ وہ ان کی ضرورمدد کریں گی اور بلاشبہ انھوں نے آخری عمر تک اس پیمان کے ساتھ وفا کی[۴]۔

بیگم رعنا خود معاشیات اور عمرانیات میں فارغ التحصیل تھیں۔ اس لیے انھیں اس بات کی بڑی فکر لاحق تھی کہ ملک کے دست کاروں کی معاشی تنظیم کی جائے اور ایسی منصوبہ بندی کی جائے تاکہ ان کا معیار زندگی بلند ہو اور ان کی محنت کا ثمر انھی کو ملے - مارچ ۱۹۴۸ء میں بیگم رعنا نے دیہی مصنوعات کی ایک انجمن قائم کی۔ جسے کامیابی سے ھمکنار کرنے کے لیے رفتہ رفتہ کاریگروں کا پورا محلہ کراچی میں آباد کیا گیا - [۵]

آل پاکستان ویمن ایسوسی ایشن (APWA)

اپواء کا قیام بیگم رعنا لیاقت علی خان کا اہم کارنامہ تھا۔ ۲۲ فروری ۱۹۴۹ء کو پاکستان بھر سے بیگم صاحبہ نے ایسی خواتین کو آل پاکستان ویمن ایسوسی ایشن کے سلسلہ میں مدعو کیا جو زندگی کے مختلف شعبوں میں مفید اور کارآمد کام انجام دے رہی تھیں - اس انجمن کا کام پاکستانی خواتین کی سماجی، تعلیمی اور ثقافتی سطح پر اصلاح کرنا اور انھیں فعال بنانا تھا۔ اپوا کی نگرانی میں کئی سکول اور کالج کھولے گئے - ہوم اکنامکس کالج برائے خواتین (لاھور، کراچی ، ڈھاکہ، کے قیام میں بھی بیگم صاحبہ کی ذاتی دلچسپی اوراپوا کی اعانت شامل تھی[۶]۔ اس انجمن نے کئی ہسپتال بھی قائم کیے۔ عورتوں کے حقوق کی حفاظت اور بچوں کی صحیح تربیت اس انجمن کے اہم مقاصد میں سے ھیں - بیگم لیاقت علی خان نے اپنی ایک تقریر میں کہا تھا 'جب ایک فردِ واحد کو تعلیم دی جاتی ھے تو صرف ایک فردِ واحد کو تعلیم دی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

جاتی ھے لیکن جب ایک لڑکی کو تعلیم دی جاتی ھے تو اس کے معنی ھیں کہ پورے کا پورا خاندان تعلیم پاتا ھے' [۷]۔

بھارت کی وزیر اعظم اندرا گاندھی بیگم رعنا لیاقت علی خان کی تنظیمی صلاحیتوں سے بہت متاثر تھیں ایک دفعہ ۱۹۸۳ء میں انھوں نے بیگم صاحبہ کے رشتے دار جے کے پنت سے بھارت کے پہاڑی علاقوں کے مسائل پر گفتگو کرتے ھوئے فرمایا: 'کاش بھارت کے پاس بھی رعنا لیاقت علی خان جیسی قابلیت کی خاتون ھوتی جو اس ملک میں خواتین کو منظم کرکے ان کی فلاح و بہبود کے لیے اپوا کی طرح آل انڈیا ویمن ایسوسی ایشن قائم کرتی' [۸] ۔

اختتامیہ

بیگم رعنا لیاقت علی خان نے ساری عمر پاکستانی خواتین، بچوں اور بچیوں کی فلاح و بہبود کے لیے صرف کی - وہ متحرک اور فعّال شخصیت کی مالک تھیں - انھوں نے کئی فلاحی و تعلیمی اداروں کی بنیاد رکھی - ھزاروں خواتین ان اداروں سے مستفید ھوئیں اور انھیں روزگار کے مواقع میسر آئے -

مسعودہ حمید چیرمین اپوا لکھتی ھیں،

مجھے بیگم صاحبہ ایک روشن خیال اور ھمہ جہت شخصیت نظر آئیں - آخری عمر میں وہ کافی بیمار ھوگئی تھیں اور ویل چیر استعمال کرتی تھیں- تب بھی آپ کراچی میں اپوا کے اجلاسوں میں ضرور شریک ھوتیں - بیگم رعنا لیاقت علی خان کو باغبانی کا بھی شوق تھا- آپ نے اپنے گھر میں انواع و اقسام کے پھول پودے لگوائے ھوئے تھے، اور ان کی نشوونما میں خاصی دلچسپی لیتی تھیں - آپ کو کتابیں پڑھنے کا بھی بہت شوق تھا- اس کے علاوہ موسیقی سے بھی دلچسپی تھی [۹]-

ممتاز خاتون صحافی مریم حبیب نے لکھا ھے :

بیگم صاحبہ کی جس بات نے مجھے سب سے زیادہ متاثر کیا، وہ یہ تھی کہ ان

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کے ساتھ کام کرنے والے لوگ بیگم صاحبہ کی بہت عزت کرتے تھے - بیگم صاحبہ خود اپنے اصولوں پر سختی سے کار بند تھیں اور اپنے ساتھ کام کرنے والوں کے ساتھ وہ بڑی بہن اور والدہ کی طرح پیش آتی تھیں [۱۰]-

آپ کا انتقال ۱۳ جون ۱۹۹۰ء کو ہوا- اس وقت آپ کی عمر چھیاسی سال تھی [۱۱] - انھیں مزار قائد کے احاطے میں شہید ملت لیاقت علی خان کے پہلو میں دفن کیا گیا -

صدر غلام اسحاق خان نے بیگم لیاقت علی خان کی وفات پر افسوس کرتے ہوئے ان کے بیٹے اکبر لیاقت اور اشرف لیاقت کو لکھا :

بیگم رعنا لیاقت علی خان کے انتقال پر مجھے سخت دکھ اور افسوس ہوا ہے - آپ پاکستان کی جد وجہد آزادی کی سرگرم رکن تھیں - انھوں نے عورتوں کی سماجی اور معاشی ترقی میں اہم کردار ادا کیا [۱۲]-

اس وقت کی وزیر اعظم بینظیر بھٹو نے بھی گہرے افسوس کا اظہار کیا اور کہا کہ بیگم رعنا لیاقت علی خان نے پاکستان کی تحریک میں اہم کردار ادا کیا - ان کی زندگی کا مشن یہ تھاکہ پاکستانی خواتین کی زندگی کو بہتر سے بہتر بنائیں- آپ نے نہ صرف عورتوں کی فلاح و بہبود کے لیے بلکہ پورے معاشرے کی بہتری کے لیے کام کیا- جو خدمات آپ نے انجام دیں وہ بہت عرصے تک یاد رکھی جائیں گی [۱۳]-

بیگم صاحبہ کی خدمات کے اعتراف میں لنڈن کے جریدے دی ٹائمز The Times نے انھیں خراج تحسین پیش کرتے ہوئے لکھا-

بیگم رعنا لیاقت علی خان نے تقسیم ہند (۱۹۴۷-۴۸ء) کے پر آشوب حالات کے دوران بہت اہم کردار ادا کیا - لاکھوں لوگوں نے ہندوستان اور پاکستان کے درمیان وجود میں آنے والی نئی سرحدوں کو اپنی جان پر کھیل کر عبور کیا - بیگم صاحبہ اور ان کے ساتھ جذبہ خدمت سے سرشار خواتین نے مل کر ہزاروں بے گھر اور لٹے ہوئے خاندانوں کو آباد کیا-

بیگم صاحبہ کی اعلیٰ فہم و فراست کا نتیجہ تھا کہ انھوں نے اس وقت کی ہنگامی بنیادوں پر چلائی جانے والی تحریک کو اپوا کے نام سے ایک مستقل

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اور فعّال ادارے کی شکل دے دی -

اپوا کا ادارہ ۱۹۴۹ء سے اپنی تشکیل کے بعد قومی ترقی میں ایک مستقل اور اہم کردار اداکرتا آرہا ہے - پچیس سال بعد جب بیگم صاحبہ نے اپوا کی سلور جوبلی کے موقع پر ہونے والی تقریب کی صدارت کی تو اس ادارے سے فیض حاصل کرنے والوں کی تعداد دس لاکھ سے تجاوز کر گئی تھی- اس کی رضا کارانہ خدمات کے دائرے میں دیہی صنعتیں، شفا خانے، دستکاری اور تعلیمی پروگرام شامل ہیں- بیگم رعنا لیاقت علی خان کی همه گیر شخصیت میں ان کی فہم و فراست، فصاحت و بلاغت، نفاست، اور مقصدیت جیسی خصوصیات مشکل حالات میں بھی نمایاں تھیں - ۱۹۵۲ء میں مسلم دنیا کی ترقیٔ نسواں کے نازک دور میں بیگم صاحبہ نے پہلی بین الاقوامی کانفرنس برائے مسلم خواتین منعقد کرانے کا منفرد اعزاز حاصل کیا- بین الاقوامی سطح پر بیگم رعنا لیاقت علی خان نے اقوام متحدہ اور محنت کشوں کی عالمی تنظیم میں پاکستان کی نمائندگی کی -
۱۹۵٤ء میں پاکستان کی پہلی خاتون سفیر کے طور پر ہالینڈ میں متعیّن ہوئیں اور بعد میں اٹلی اور ٹیونس میں بھی سفارتی فرائض انجام دیے -
۱۹۷۳ء سے ۱۹۷٦ء تک بیگم صاحبہ نے صوبہ سندھ کے گورنر کی حیثیت سے خدمات انجام دیں - اقوام متحدہ کی طرف سے بیگم رعنا لیاقت علی خان کو ۱۹۷۹ء میں ان کی قومی اور بین الاقوامی خدمات کے اعتراف کے طور پر اقوام متحدہ کا انسانی حقوق کا ایوارڈ دیا گیا [١٤] -

بیگم رعنا لیاقت علی خان اس صدی کی نامور مسلمان خواتین میں سے تھیں - انھوں نے جو خدمات وطنِ عزیز کے لیے بالخصوص بچوں اور خواتین کی فلاح و بہبود کے میدان میں انجام دی ہیں، وہ وسیع تر پیمانے پر علمی تحقیق کی مستحق ہیں -

حوالہ جات

١- حریت، کراچی، ١٤ اکتوبر ١٩٨٦ء-

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۲- (الف)اختر عزیز احمد (ترجمہ و تالیف) **لڑکیاں جو نامور ہوئیں**، لاہور، ۱۹۶۳، ص ۲۵۵ - ۲۵۸-

(ب) Mehr Nigar Masroor, *Raana Liaquat Ali Khan - A Biography*, Karachi, 1980, p 21.

۳- (الف) عزیز جاوید، **پاکستان کی نامور خواتین**، (پشاور، ۱۹۶۸ء)، ص ۱۶۶ - ۱۶۸-

(ب) S. A. Chipps, "The Role of Women Elites in Modernizing Country, The All Pakistan Women Association," (Ph. D. thesis), Michigan, 1970, pp 69 - 70.

٤- (الف) روزنامہ **ڈان** کراچی، ۱۱ جون ۱۹۸٦ء-

(ب) مہر نگار مسرور، مصدر سابق، ص ۸-۹-

۵- (الف) ایس - اے چپس، مصدر سابق، ص ٦۹- ۷۵-

(ب) مہر نگار مسرور، مصدر سابق، ص ۵۵-

٦- Kay Miles, *The Dynamo in Silk*, Rome, 1963.

۷- مہر نگار مسرور، مصدر سابق، ص ۷۹-

۸- اپوا نیوز لیٹر، کراچی، ص ۱ -

۹- *Friday Times* (Weekly), Lahore, June 21 - 27, 1990, p.16.

۱۰- روزنامہ **جنگ**، راولپنڈی، ۱٤ جون، ۱۹۹۰ء-

۱۱- ایضاً-

۱۲- ایضاً-

۱۳- ایضاً-

۱٤- *The Times*, London, June 22, 1990 Cited in *APWA - Newsletter*, Karachi, n.d.

© rasailojaraid.com